مشاہدے میں آتا ہے کہ ''جہاں تبلیغی نصاب پڑھا جانے لگا' وہاں ایسا التزام کیا جانے لگا کہ کچھ اور پڑھنے کو عملاً [ممنوع] کر دیا گیا۔ اسی کا نام ہے غیر واجب کو واجب بنا لینا'' (ص ۲۸۳)۔

تبلیغی جماعت کے اس صدقہ جاریہ میں ایسی افراط و تفریط کا در آنا ایمان' جستجو اور حریت کے پیمانوں کو ضعف پہنچانے کا باعث بنتا ہے جس پر نہ صرف جماعت کے بزرگوں کو بلکہ دوسرے راست فکر اہل علم حضرات کو بھی خلوصِ نیت کے ساتھ رہنمائی کرنا چاہیے' عامر عثمانی مرحوم نے یہی خدمت انجام دی ہے۔

جیسا کہ تبصرے کے آغاز میں ہم نے عامر عثمانی مرحوم کا قول نقل کیا ہے کہ اُمت کی مختلف جماعتوں کو اتفاق و ایمان کے ساتھ تعاون کی شاہراہ پر گامزن ہونا چاہیے۔ اسی جذبے کے تحت عامر عثمانی نے مختلف اوقات میں تبلیغی جماعت کے لٹریچر اور ان کے متعدد بزرگوں کی جانب سے' جماعت اسلامی اور مولانا مودودی مرحوم پر ہونے والی تنقید کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا ہے کہ خود: ''تبلیغی جماعت کے چھے اصولوں میں کسی جماعت کو مطعون کرنا' برا بھلا کہنا شامل نہیں ہے'' (ص ۹۷)۔ لیکن مسلموں اور غیر مسلموں کی تمام تحریکوں کو نظر انداز کرتے ہوئے تبلیغی جماعت کے اکابر کے ہاں جماعت اسلامی [اور مولانا مودودی] کے خلاف ایک طرح کی ''ذہنی جارحیت'' نظر آتی ہے'' (ص ۱۴۹)۔ حالانکہ ایسے رویے کی بنیاد مولانا محمد الیاس مرحوم نے نہیں رکھی تھی۔

یہ کتاب مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے بھتیجے اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولانا عامر عثمانی مرحوم کے شذرات پر مشتمل ہے' جو انھوں نے خدا ترسی' علمی شان' اور جرأت ایمانی کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔ سید علی مطہر نقوی نے انھیں مرتب کر کے ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ یہ کتاب بالخصوص تبلیغی جماعت کے اکابر و اصاغر اور ان کی جدوجہد میں دل چسپی رکھنے والوں کے لیے قابلِ مطالعہ ہے۔ (سلیم منصور خالد)

انسانیت کی تلاش' ملک شیر علی۔ ناشر: علی ویلفیئر سوسائٹی' لاوہ' تلہ گنگ (ضلع چکوال)۔ صفحات: ۲۵۳۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

سفرنامہ واحد صنفِ ادب ہے جس میں داستان کا تحیّر بھی ہے اور افسانے کی چاشنی

بھی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ قارئین کی دل چسپی اور پسندیدگی کے پیش نظر گذشتہ ربع صدی میں سفرنامے بکثرت منظر عام پر آئے اور سند قبولیت حاصل کی ہے لیکن نگرنگر گھومنے والے سیاحوں میں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جنھوں نے دنیا کے تین چوتھائی حصے میں سمندروں کے سفر کیے ہوں اور مشاہدات کو منظر عام پر لائے ہوں۔ (حجاج کے بحری اسفار ایک الگ موضوع ہے)۔

اس حوالے سے زیرنظر سفرنامہ بعض کمزوریوں کے باوجود قابلِ توجہ اور خاصا دل چسپ ہے۔ مصنف پاک بحریہ کے ایک سابق ٹیلی گرافسٹ ہیں۔ انھوں نے بعد میں نیوی مرچنٹ میں بطور ریڈیو افسر طویل عرصے تک مختلف جہازوں پر فرائض سرانجام دیے۔ مصنف کو دنیا بھر کے سمندروں میں سفر کرنے اور تمام اہم ملکوں کی بندرگاہوں پر جانے اور وہاں قیام کرنے کے مواقع ملے۔ کئی بار دیارِ غیر میں اُس کے آپریشن ہوئے اور طرح طرح کے مصائب کا سامنا بھی رہا اور دل کھول کر لطف بھی اٹھایا۔ مصنف نے تجربات و مشاہدات کو سیدھے سادے انداز میں پیش کیا ہے۔

متلاطم سمندروں میں جہازوں کے عملے (crew) کو کن کن مصیبتوں سے واسطہ پڑتا ہے اور ان مصائب سے ان کی صحت اور مزاج پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ڈوبتے جہازوں کی مدد کیسے کی جاتی ہے۔ کلبوں میں تفریح طبع کے کیا سامان میسر آتے ہیں۔ پھر وطن سے دُور پاکستانیوں کے کیا رُویّے ہوتے ہیں؟ اسی طرح کے بہت سے پہلو سامنے لائے گئے ہیں۔

مصنف نے اس کتاب کے مرکزی کردار علی کی نجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ محدود ماحول میں رہنے والے کسی فرد کی نجی زندگی عمومی دل چسپی کا باعث نہیں ہوتی۔ مگر یہاں ایک مخلص' فراخ دل اور جذباتی انسان کی آپ بیتی میں دل چسپی کے ساتھ عبرت کے کئی پہلو بھی نظر آتے ہیں۔

علمی و ادبی بڑے مراکز سے دُور ایک قصبے کے باسی مصنف کی یہ پہلی کاوش ہے۔ اس لیے پختہ قلم کاری کا عدمِ وجود تعجب خیز نہیں۔ واقعات کی زمانی ترتیب میں جھول ہے۔ املا' رموزواوقاف' فقروں کی بندش اور تحریر کے دیگر کئی پہلو نظرثانی کے مستحق اور توجہ طلب ہیں۔ ایک بھرپور نظرثانی کے بعد یہ کتاب ایک منفرد مقام حاصل کرسکتی ہے۔ (عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)